کلام نبوی ؐ کی صحبت میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ' ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتا ہے 'مگر وہ دنیا کا مال و اسباب بھی چاہتا ہے ' (اس کا کیا بنے گا)؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔

لوگوں کو یہ بات بڑی لگی۔ انھوں نے اس شخص سے کہا کہ تم دوبارہ جاکر رسول اللہؐ سے پوچھو' شاید تم ان کی بات سمجھ نہیں سکے۔ وہ شخص دوبارہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: یا رسول اللہؐ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتا ہے 'مگر ساتھ ہی وہ دنیا کا مال و اسباب بھی چاہتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔

لوگوں (کو اب بھی یقین نہ آیا' اور انھوں) نے اس سے کہا جاؤ اور رسول اللہؐ سے پھر دریافت کرو۔ اس نے تیسری بار آپؐ سے یہی سوال کیا۔ آپؐ نے پھر فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں ہے (ابو داود' بحوالہ مشکوٰۃ)۔

ایک اور روایت کے مطابق ' آپؐ نے آخر میں فرمایا: اللہ کسی عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک وہ خالص اور اللہ کی رضامندی کے لیے نہ ہو۔

شخصیت کا مرکز دل ہے' اصل عمل دل کا عمل ہے' اصل کمائی دل کی کمائی ہے' گناہ کا داغ دل ہی پر پڑتا ہے' نجات اور جنت اسی کے لیے ہے جو قلب کو سلامت لیے اللہ کے حضور حاضر ہوا۔

اس لیے اعمال کے اجر و ثواب کا انحصار ان کی ظاہری شکل و صورت پر نہیں' بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ عمل خالصتاً لوجہ اللہ اور رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر ہو۔

نیک اعمال میں سب سے چوٹی کا عمل اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ جہاد کی نیت میں بھی اگر رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے ساتھ دنیا کی ملاوٹ ہو جائے دنیاوی نفع کی' مال کی' جاہ کی' شہرت کی' مخلوق کی تعریف کی' عصبیت کی ---- تو جہاد کا سارا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔

صرف قتال فی سبیل اللہ کے معاملے ہی میں نہیں ہر طرح کے جہاد میں: دعوت و تبلیغ ہو' سیاست ہو' تحریر ہو' تقریر ہو' عہدہ و منصب اور امارت ہو' تابع داری و اطاعت ہو۔

جو دین کا کام کر رہا ہو اس کو ہر وقت اپنی نیت کا احتساب کرنا چاہیے ' اس کو خالص رکھنا چاہیے ' اور بلا اختیار ملاوٹ داخل ہو جائے تو فوراً اللہ سے استغفار کرنا چاہیے۔

---O---

حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان قبول کیا اور آپؐ کے ساتھ ہو لیا۔ اس نے حضورؐ سے کہا: میں آپؐ کے ساتھ مہاجر بنوں گا۔ آپؐ نے بعض اصحاب کو اس کی خبر گیری کرنے کی ہدایت فرمائی۔

جب غزوۂ خیبر میں آپؐ کو مال غنیمت ملا ' اور آپؐ نے اسے تقسیم فرمایا ' تو آپؐ نے اس کا بھی حصہ لگایا ' اور وہ حصہ اس کے ساتھیوں کے سپرد کر دیا۔ وہ اپنے ان ساتھیوں کے جانور چرایا کرتا تھا۔ جب شام کو وہ واپس آیا ' تو ساتھیوں نے اسے اس کا حصہ دیا۔

اس نے پوچھا: یہ کیا ہے! ساتھیوں نے کہا: یہ تمہارا حصہ ہے جو رسول اللہؐ نے تقسیم میں تمھیں دیا ہے۔

اس نے کہا: میں نے اس کی خاطر تو آپؐ کا اتباع نہیں کیا۔ میں نے تو آپؐ کا اتباع اس غرض سے کیا ہے کہ میرے یہاں تیر لگے ' (اور اس نے اپنے حلق کی طرف تیر سے اشارا کیا) ' تاکہ میں مر جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔

ساتھی نے اس سے کہا: اگر تو نے سچ کہا ہے تو اللہ تجھے سچا کر دکھائے گا۔

پھر ان لوگوں نے دشمنوں کے ساتھ جہاد کیا ' (اور یہ اعرابی بھی ان کے ساتھ تھا)۔ اس کو لاد کر حضورؐ کے پاس لایا گیا۔ تیر اس کے حلق میں اسی جگہ پیوست تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔

حضورؐ نے پوچھا: یہ وہی ہے! صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔

حضورؐ نے فرمایا: اس نے اللہ کے ساتھ اپنا معاملہ سچا رکھا ' اللہ نے اس کو سچا کر دکھایا۔ پھر آپؐ نے اس کو اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا ' آگے بڑھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی ' اور جنازے کی نماز میں جو الفاظ فرمائے وہ یہ تھے:

اے میرے اللہ ' یہ تیرا بندہ ہے! ہجرت کر کے تیرے راستے میں نکلا! شہید ہو کر قتل کیا گیا ہے! اور میں اس پر گواہ ہوں! (البیہقی، نسائی)۔

شہادت کی تمنا اور آرزو دیکھیے! تازہ ایمان ' عمل قلیل مگر دل جان لٹانے کے نشہ سے سرشار۔

اعزاز و اکرام دیکھیے! حضورؐ کی گواہی سے بڑی چیز اور کیا نصیب ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علبہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ (غزوۂ تبوک کے موقع پر) جب حضورؐ نے لوگوں کو اللہ کی راہ میں مال دینے کی ترغیب دی تو ہر آدمی اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ لایا۔ حضرت علبہؓ کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ وہ رات کو کھڑے ہوگئے' دیر تک جب تک اللہ نے چاہا نماز پڑھی' خوب روئے' پھر دعا مانگی:

اے میرے اللہ' تو نے ہمیں جہاد کا حکم دیا' جہاد کی ترغیب دی' مگر تو نے ہمیں اتنا مال نہیں دیا جس سے ہم جہاد کر سکیں' نہ تو نے اپنے رسول کے ہاتھ میں اتنا دیا کہ آپ ہم کو سواری دے سکیں۔ اے اللہ' میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس کو میں صدقہ دوں۔ اے میرے اللہ' مسلمانوں میں سے جس کسی نے میرے اوپر کوئی ظلم و ستم کیا ہے' میرے مال کے بارے میں' یا جسم کے بارے میں' یا عزت کے بارے میں' وہ میں صدقہ کرتا ہوں (معاف کرتا ہوں)۔

صبح ہی صبح یہ لوگوں کے پاس پہنچے۔ حضورؐ نے فرمایا: گذشتہ رات میں (اپنی عزت کا) صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ وہ کھڑا ہو جائے۔ حضرت علبہ کھڑے ہوگئے اور کہا: میں ہوں' یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: اے علبہ' مبارک ہو' قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تمہارا یہ صدقہ قبول کی ہوئی زکوٰۃ میں لکھا گیا۔ (البزار' ابن ابی الدنیا' کنز العمال' البدایہ' بحوالہ حیاۃ الصحابہ)۔

بظاہر آدمی بالکل خالی ہاتھ ہو' اور جیب خالی ہو' مگر دل کو لگی ہوئی ہو' تو اللہ کی راہ میں دینے کے ہزار طریقے ہیں' جن کو قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ رسول اللہؐ کے ساتھ ایک (جہاد کے) سفر میں تھے۔ ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض بے روزہ۔ ہم لوگوں نے ایک منزل میں پڑاؤ ڈالا۔ دن اتنا سخت گرم تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جس پر کمبل تھا' اور بعض آدمی اپنے ہاتھوں ہی سے دھوپ سے بچاؤ کر رہے تھے]۔ جو روزہ دار تھے وہ تو ڈھیر ہوگئے' اور انھوں نے کوئی کام نہیں کیا' لیکن جو بے روزہ تھے وہ کھڑے ہوگئے' انھوں نے خیمے لگائے اور جانوروں کو پانی پلایا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: آج تو بے روزہ دار لوگ سارا ثواب لے گئے۔ (بخاری' مسلم' بحوالہ مشکوٰۃ)۔

حضرت ابو قلابہؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے (ایک سفر سے واپسی پر) اپنے ایک ساتھی کی بہت تعریف کی' اور کہا: ہم نے اس جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ جب تک سفر میں چلتا' قرآن پڑھتا رہتا' جب

ہم لوگ پڑاؤ ڈالتے تو یہ نماز میں لگ جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا تھا؟ آپؐ نے یہ بھی پوچھا: اس کے اونٹ یا جانور کو چارا کون دیتا تھا؟]

لوگوں نے بتایا: یہ کام ہم ہی لوگ انجام دیتے تھے۔

آپؐ نے فرمایا: تم سب اس سے افضل ہو۔ (ابو داود، الترغیب)

اعمال کے درجات ہیں۔ یہ درجات اعمال کی نوعیت پر بھی منحصر ہیں اور جن حالات میں عمل کیا جائے ان پر بھی۔

اسی بات کو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو وصیت کرتے ہوئے بڑے خوب صورت انداز میں یوں بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ حقوق رات میں ہیں، انھیں وہ دن میں قبول نہیں کرتا۔ اور کچھ حقوق دن میں ہیں، انھیں وہ رات میں قبول نہیں کرتا۔

کیونکہ ہر وقت اور ہر حال میں وہی اعمال افضل اور قابل قبول ہیں جو اس وقت اور حالت کا تقاضا ہیں۔ جیسے سفر میں روزہ اور نفلی عبادات کے مقابلے میں سفر کی ضروریات اور تقاضے پورے کرنا ہی اللہ کو مطلوب ہے۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر، کیا تم سمجھتے ہو کہ دولت مندی یہ ہے کہ مال بہت ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں حضورؐ (ایسا ہی سمجھا جاتا ہے)

پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ فقیری یہ ہے کہ مال کم ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں حضور، (ایسا ہی خیال کیا جاتا ہے)۔

یہ بات آپؐ نے مجھ سے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: اصل دولت مندی دل کے اندر ہوتی ہے، اور اصل محتاجی اور فقیری بھی دل ہی میں ہوتی ہے (طبرانی)۔

اصل دولت مندی یہ ہے کہ دل میں دنیا اور مال سے بے نیازی ہو، قناعت ہو، اور مال کا کم ہونا یا زیادہ ہونا دل کے لیے یکساں معاملہ ہو۔

اصل فقیری یہ ہے کہ دل مال میں اٹکا ہوا ہو، اور زیادہ سے زیادہ کی ہوس کا اسیر ہو، اور اسی کا محتاج ہو کہ مال بڑھتا رہے۔

حضرت ابوذرؓ ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اور فرمایا: کیا تم بیعت کرنا چاہتے ہو، جس کے بدلے میں تمھارے لیے جنت ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، اور میں نے بیعت کے لیے ہاتھ پھیلایا۔ آپؐ

نے بیعت لیتے ہوئے مجھے پابند فرمایا کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگنا۔ میں نے کہا: بہت بہتر۔ آپؐ نے فرمایا: کوڑا اٹھاکر دینے کا سوال بھی نہ کرنا' اگر تمھارے ہاتھ سے گر پڑے تو تم خود اترنا اور اس کو اٹھانا (احمد، الترغیب)۔

ایک اور روایت میں حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ہم سات' آٹھ یا نو آدمیوں سے اس بات پر بیعت لی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔ ان میں بعض حضرات کو دیکھا گیا کہ اگر سواری پر ان کا کوڑا گر جاتا' توکسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ ہمیں اٹھاکر دے دو (مسلم)۔

استعداد اور درجات کے اختلاف کے لحاظ سے تربیت کے انداز اور مطالبات بھی مختلف تھے۔ جو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا اقرار کرے' اس کا ایک درجہ یہ بھی ہے کہ مخلوق سے کچھ نہ مانگے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے' جب آدمی اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہ سمجھے' نہ بننا چاہے۔

ترجمان القرآن کا پیغام آپ تک پہنچ رہا ہے

اسے دوسروں تک بھی پہنچایئے !

اس کی اشاعت میں اضافہ صدقہ جاریہ ہے

ایجنسی حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجیے

۵ سے ۲۵ پرچوں تک ۲۵٪ رعایت ○ ۲۶ سے زائد پر ۳۳٪ رعایت

کراچی اور مضافات کے اسٹال اور افراد ہمارے سول ایجنٹ دی بک ڈسٹری بیوٹرز خداداد کالونی فون نمبر 7787137 سے رابطہ کریں

قیمت فی شمارہ: -/۱۵ روپے سالانہ زرتعاون: -/۱۵۰ روپے

احباب اور اعزہ کو سالانہ خریدار بنایئے۔ یہ آپ کی ان کے ساتھ بہترین خیرخواہی ہے

مینیجر ترجمان' ۵۔اے ذیلدار پارک اچھرہ' لاہور 54600

فون:- 7587916 - 7585590